بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمَنْ یُّسِرْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۳ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۱۲ شوال ۱۳۸۵ھ ۳ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا میں حقیقی خوشی اور سچّی راحت حاصل کرنے کا طریق

انسان کو لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے

"عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دُور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار، بدمعاش کو تو ہر دم اظہارِ راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں ؎

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو اُن قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کر کے خشوع خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا تو رونی صورت بنائے پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف و گزاف ہی ہے پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔

انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی تمناؤں کا سلسلہ اَور ہے، قضا و قدر کا سلسلہ اَور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے اس میں کیا لکھا ہے اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیئے۔ توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے۔"
(ملفوظات جلد اوّل ص۲۴۰، ۲۴۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ یکم فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۲ فروری۔ محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) سابق صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی نے جنہیں تعلیم الاسلام کالج کا نیا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے کل مورخہ یکم فروری ۱۹۶۶ء سے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ نیا عہدہ آپ کے لئے تعلیم الاسلام کالج اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور اسے ہر رنگ میں مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

نیروبی (بذریعہ تار) مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغ انچارج نیروبی مشن اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغ اسلام مکرم محمد عیسےٰ صاحب ۲۹ جنوری کو کراچی سے بخیر و عافیت نیروبی پہنچ گئے ہیں۔ آپ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے نیروبی (کینیا۔ مشرقی افریقہ) جانے کے لئے مورخہ ۲۶ جنوری کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے احبابِ جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا مبارک کرے۔ اور خدمتِ اسلام کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر حافظ آباد کی جیپ کی ایک ٹرک سے ٹکر ہو گئی تھی جس میں چوہدری صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ چوہدری صاحب میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ ہفتہ اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں

شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے۔ احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ فروری ۱۹۶۶ء

غیر مکمل شراب بندی

پہلے صرف سابق صوبہ پنجاب اور شاید سابق سرحدی صوبہ میں مسلمانوں کے لئے شراب نوشی کی ممانعت تھی۔ اب تمام مغربی پاکستان میں ممانعت کر دی گئی ہے۔ بے شک یہ ایک اچھا قدم ہے۔ لیکن شراب بندی کا موجودہ قانون ناکافی ہے۔ اول تو شراب نوشی صرف مسلمانوں کے لئے ممنوع قرار دی گئی ہوئی ہے۔ غیر مسلموں کو اجازت ہے کہ وہ ایک خاص حد تک شراب نوشی کر سکتے ہیں۔ پھر مسلمانوں میں سے بھی خاص پرمٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف ان کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ شراب کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ٭

یہ دو رخنے ایسے ہیں جن کی وجہ سے شراب نوشی کی عام ممانعت بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے غیر مسلموں میں زیادہ تر عیسائی ہیں جو خیال کیا گیا ہے کہ شراب نوشی کرتے ہیں۔ مگر یہ مفروضہ سراسر غلط ہے۔ یہاں عیسائی اکثر ادنےٰ اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اول تو بہت کم شراب نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔ اور دوم ان میں سے کثیر تعداد استطاعت ہی نہیں رکھتی کہ شراب خرید سکے۔ اس لئے ہوتا یہ ہے کہ یہ لوگ با استطاعت مسلمانوں کے لئے شراب نوشی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس طرح ممانعت کا اصل مطلب ہی فوت ہو جاتا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر کلی ممانعت ہو جائے تو عیسائیوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ شراب نوشی نہ تو عیسائیوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ اور نہ پیدائشی حق ہے۔ محض اس لئے کہ یورپ وغیرہ مغربی ممالک کے عیسائی شراب نوشی کرتے ہیں۔ یہ فرض کر لینا کہ شراب نوشی عیسائیوں کا ذاتی کام ہے صحیح نہیں ہے۔ اس ملک کے عیسائی یقیناً شراب نوشی کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اور نہ وہ اس کو اپنا پیدائشی حق تصور کرتے ہیں۔ اس لئے شراب نوشی کو اس ملک میں کلی طور پر سب کے لئے ممنوع قرار دینے سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ اگر عیسائیوں کے متعلق ان کے مذہبی پیشواؤں سے استصواب کیا جائے۔ تو یقیناً وہ کلی ممانعت کے حق میں رائے دیں گے۔

آج یورپ کے لوگ بھی چاہتے ہیں کہ کسی طرح ان ممالک میں شراب نوشی ختم ہو جائے مگر وہ ناکام ہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ ممانعت نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو شراب کے کاروبار سے کثیر دولت کما رہے ہیں۔ صدیوں سے شراب سازی کے کارخانے قائم ہیں۔ ان کارخانوں کے مالک دولت مند اور ملک میں بڑے اثر و رسوخ کے مالک ہیں وہ آمدنی کے اس ذریعہ کو ہاتھ سے نکل جانا پسند نہیں کر سکتے۔ ہمارے ملک میں ابھی ایسی حالت نہیں ہے۔ لہٰذا اس جانب سے مخالفت تقریباً صفر کے برابر ہے۔ جہاں تک ان مسلمانوں کا تعلق ہے۔ جو ڈاکٹری مشورہ کی بنا پر شراب نوشی کا پرمٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اگر چھان بین کی جائے تو ایسے لوگوں میں ان کی اکثریت ہوگی۔ جو غلط طور پر سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے انسداد کے لئے چاہیئے کہ ایک سرکاری ڈاکٹروں کا بورڈ بنایا جائے۔ جو ایسے لوگوں کا معائنہ کر کے سرٹیفکیٹ دے۔ یہ مشورہ صرف اس لئے دیا گیا ہے کہ ممانعت کو بتدریج قائم کرنے میں مدد مل سکے ورنہ اصل طریق تو یہ ہونا چاہیئے کہ ایسے بیماروں کے لئے clinic قائم کئے جائیں۔ اور ملک میں شراب کی ممانعت کلی طور پر رائج کر دی جائے ٭

دفاعی فنڈ کے لئے غیر شرعی ذرائع

ایک دینی ہفت روزہ سے

"کس انداز سے ہم اپنے رنج و الم اور اضطراب و سراسیمگی کا اظہار کریں اور کونسے الفاظ ہم اس شیطانی سلسلے کی مذمت اور اس کے خلاف نفرت و بیزاری اور خدا کے حضور اس سے بریت کے لئے استعمال کریں جو بعض ہوس پرستوں اور امت مسلمہ کو بد اخلاق بنانے والے عیاروں نے دفاعی فنڈ کے نام پر شروع کر رکھا ہے۔ ہم پر جنون کی سی حالت طاری ہو رہی ہے اور آنکھیں آسمان کی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہیں کہ جس لڑائی کو ہم نے بجا طور پر "جہاد" کہا تھا۔ جس پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی غیبی قوتوں سے ابھی ہمارے سامنے محفوظ رکھا ہے۔ ہم اس جہاد کے لئے اور اسی پاکستان کے دفاع کے نام پر رقص اور موسیقی کی محفلیں سجا رہے ہیں۔ اور ان کا سلسلہ ہمہ جہتی احتجاج کے باوجود ختم نہیں ہو رہا۔

اس سلسلہ کی تازہ ترین کڑی "پاک اسٹیج پلیئرز" کراچی کا جاری کردہ ایک اشتہار ہے۔ مشتہرین نے جو کھلا مجرمانہ اختیار کیا ہے۔ اس کی ناپاکی ملاحظہ ہو۔ اشتہار کا آغاز ہوتا ہے، علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے ؎

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے ٭ شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

دوسری لائن ہے — پاک اسٹیج پلیئرز کی جانب سے دفاعی فنڈ کے لئے۔ اور تیسری سرخی ہے اس اشتہار کی — رقص و موسیقی کا عظیم الشان پروگرام رنگا رنگ، جس میں ڈھاکہ، لاہور، کراچی کے فلمی ستارے حصہ لے رہے ہیں — اور درمیانی سرخی ہے کہ — جناب سید دربار علی شاہ صاحب کمشنر کراچی خصوصی مہمان ہوں گے۔" (المنبر ۲۸ رجنوری ۱۹۶۶ء ص ۳)

ایڈیٹر المنبر کا یہ اضطراب واقعی صحیح ہے۔ یورپ کی دیکھا دیکھی ہمارے ملک میں بھی نیک کاموں کے لئے روپیہ جمع کرنے کے لئے غیر شرعی اشغال کو اب کثرت سے استعمال کیا جانے لگا ہے۔ یہ خطرناک غلطی ہے۔ دفاعی فنڈ ایک کار خیر ہے۔ اور ریڈیو اور اخبارات کے اعلانات سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں نے اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور ابھی تک لے رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس کے لئے ہمیں اسلامی ذرائع کو چھوڑ کر ٹیڑھے راستے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین

ہمارے ملک میں مسلمانوں کا نکاح تو اسلامی طریقے سے ہوتا ہے۔ مگر شادی بیاہ کی ہندوانہ رسومات بھی جاری ہیں۔ ہندوؤں میں لڑکیاں وارث نہیں ہوتیں۔ اور نہ ان کا مہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ شادی پر لڑکی کو جہیز کی صورت میں مدد کر دیتے ہیں۔ مگر اسلام میں لڑکیاں وارث بھی ہوتی ہیں۔ اور مہر بھی ہوتا ہے۔ اور خاوند اپنی بیوی کے اخراجات کا لازماً کفیل بھی ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں جہیز کی موجودہ رسم جائز نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ بڑی حد تک اسلامی شریعت کی پابندی کرتی ہے مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ بیاہ شادیوں میں اس کی پابندی نہیں کرتے۔ اور اچھا نمونہ پیش نہیں کرتے۔ جس سے غربا کو کسی قدر تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ بلکہ اب تو بعض شادیوں میں عملاً بہت خرچ کیا جاتا ہے۔ اور رسومات کو برائی کی حد تک پھیلا دیا جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات تو جانبین مقروض ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ فی الحال ایسی صورتیں استثنائی ہیں۔ مگر ڈر ہے کہ عام ہوتے ہوتے بدعتوں کی حد تک نہ پہنچ جائیں۔ امرائے جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں۔ اور بیاہ شادیوں میں فضول خرچیوں کو روکنے کے لئے کوشش کریں۔ اس میں وہ مرکز کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کی اکثریت اپنے فرائض کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ تاہم اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ تو سب کا فرض ہے کہ اس کو بڑھنے نہ دیا جائے تاکہ جس گڑھے سے ہم نکلے ہیں پھر اسی میں نہ گر جائیں۔

ہماری جماعت کو اسراف کی ہر قسم سے بچنا لازمی ہے۔ کیونکہ جماعت جس کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے فالتو مال کی بڑی ضرورت ہے۔ اور اس کو فضول رسومات میں ضائع کرنا کسی طرح ایک الٰہی جماعت کے لئے زیبا نہیں سمجھا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین

اسلام اور دنیا کے دیگر مذاہب

تقریر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

(قسط نمبر ۳)

حج کعبہ ایک الٰہی سکیم تھی

یہی نکتہ چین مانتے ہیں کہ ایک بات بہت عجیب ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے لٹ پٹ کر نکلے اور مدینہ میں آکر پناہ لی۔ ایک مظلوم مہاجر کے اس شہر کے متعلق کیا جذبات ہو سکتے ہیں جس سے وہ نکالا گیا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور آتے ہی حج کے قواعد مرتب کرنے لگے۔ لیکن حج مدینہ کا نہیں بلکہ اسی شہر مکہ کا مقرر فرمایا جہاں سے جان بچا کر تھوڑا عرصہ ہی پہلے آپ مدینہ پہنچے تھے۔ یہ اسلئے کہ آپ جو کچھ کر رہے تھے خدا تعالےٰ کے اذن اور خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ انسانیت کی بلندی اور شرف کے لئے کر رہے تھے۔ حج کے تمام مناسک یا کعبہ کے متعلق ہیں یا کعبہ کے ماحول کے متعلق ہیں۔ اور جن نشانات کی یاد میں یہ مناسک مقرر ہوئے وہ سب کے سب تاریخ قبل از اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ کعبہ کا حج ایک الٰہی سکیم تھی جس سے انسانی وحدت کا سبق ہر سال دہرایا جاتا تھا۔ دنیا نے اس سکیم میں رخنے ڈالے لیکن یہ سکیم الٰہی وعدوں کے مطابق چلتی رہی اور ہنوز فروغ پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اسے چھوڑ نہیں رکھا بلکہ اسکی ہدایت اور تربیت کے سامان کئے۔ اس کے لئے ایک نظر آنے والا مرکز پہلے دن سے قائم کیا۔ پھر اس کے متعلق بشارتوں اور وعدوں کا اعلان کیا۔ انکے وعدوں کا امتحان ہوا اور کئی دفعہ ہوا لیکن وہ وعدے سچے نکلے، عالمی جنگِ اوّل کا واقعہ ہے۔ اس وقت جزیرۃ العرب ترکی سلطنت کا حصہ تھا۔ اور ترک قوم انگریزوں سے برسرِ پیکار تھی۔ جب قومیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیں تو پھر ایک قوم کے شہری دوسری قوم کے علاقے میں نہیں جا سکتے۔ لیکن کعبہ کی کوئی ایسی شان اور اس کا کوئی ایسا رعب اور عظمت ہے کہ اس جنگ کے ایام میں بھی کعبہ کا حج بند نہ ہوا۔ انگریزی علاقوں سے بھی حج کے لئے برابر لوگ جاتے رہے چنانچہ ہندوستان سے بھی حاجی جاتے رہے جو اس وقت انگریزوں کے ماتحت تھا۔ مثابۃ للناس و امنا کا وعدہ پورا ہوا اور انشاء اللہ ہمیشہ ہی پورا ہوتا رہے گا۔ ایسی کارروائی انسانی کارروائی نہیں ہو سکتی ایسی کارروائی خدائی کارروائی ہی ہو سکتی ہے، صدیوں بلکہ ہزاروں ہزار سال کی اس تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہے اور اپنی مخلوق سے بے حد پیار کرنے والا خدا ہے۔ اس خدا نے بنی نوع انسان کی روحانی تربیت کے اعلےٰ سے اعلےٰ سامان کئے اور آج یا کل سے نہیں بلکہ شروع دنیا سے ایسا کیا۔ وہ خدا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے اور جو اس کے نشانوں کی قدر کرتے ہیں اُن پر وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے، اس کے وعدے گزشتہ زمانے تک کے لئے نہ تھے بلکہ وہ آج کے لئے بھی ہیں اور آئندہ کے لئے بھی ہیں۔ حج کعبہ سب کو نظر آنے والا خدائی نشان ہے اور اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ اسنے حج کی یہ عظیم الشان انسٹی ٹیوشن قائم کی۔ کسی دوسرے مذہب یا کسی دوسرے فلسفہ یا سسٹم کو یہ توفیق نہیں ملی۔

اسلام کا ایک دوسرا امتیاز

اب میں ایک دوسرے امتیاز کو لیتا ہوں آجکل سب طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ بنی نوع انسان ایک ہو گئے ہیں وہ ایک ہی تھے لیکن زمانہ دراز تک قدرتی فاصلوں اور جغرافیائی روکوں نے انہیں ایک دوسرے سے الگ رکھا جب تک میل جول کی آسانیاں نہ تھیں بنی نوع انسان کی اقوامی تقسیم درست تھی اور ضروری تھی لیکن جب یہ صورت نہ رہی تو آدم کی اولاد کو ایک ہو جانا چاہیئے تھا سیاسی لحاظ سے ایک ہو یا نہ ہو روحانی لحاظ سے ضرور ایک ہو جانا چاہیئے کیونکہ اخلاقی اور روحانی ضروریات اور صلاحیتیں اور امنگیں تمام انسانوں کی ایک سی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ سب انسانی نسلیں اور قومیں ایک ہی نظریے کائنات اور حیات دونوں کے متعلق ایک ہی نظام عقاید و خیالات پر جمع ہو کر ترقی کریں دنیاوی تعلیمیں الٰہی وحدتِ انسانی کے متعلق سوچ ہی رہی ہیں لیکن ہمارے آسمانی آقا نے اس زمانے کے آنے سے پہلے ہی ایک ایسی تعلیم بھیجدی جس میں بنی نوع انسان کو ایک تصور کیا گیا اور ان سب کے لئے ایک نظامِ عقائد اور ایک نظامِ اعمال پیش کر دیا۔ اس پاک نظریۂ حیات کے سکھانے کے لئے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منتخب کیا۔ انسانی دماغ تو ضرورت کے پیدا ہونے پر اس کے حل کی طرف متوجہ ہوتا ہے لیکن خدا تعالےٰ جیسی ہستی اور اس کے اس تعلق اور تڑپ کا تقاضا کچھ اَور ہے۔ ظہورِ اسلام کا زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جسے سارے تاریخ دان اور سیاسیات کے ماہر ایک خاص اہمیت دیتے ہیں۔ اس زمانے میں دنیا ایک موڑ پر پہنچ چکی تھی۔ دنیا کا نقشہ بدلنے والا تھا۔ قوموں کا آپس میں رابطہ پیدا ہونے والا تھا بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ نئے ملک اور نئے براعظم دریافت ہونے والے تھے۔ پھر سفر کی سہولتوں سے نسلِ انسانی میں ایک نیا جوڑ اور وحدتِ انسانی کے لئے نئی امنگیں اور نئی جستجوئیں اور نئی بنیادیں اور نئے وسائل پیدا ہونے والے تھے۔ گویا اس ربّ رحمٰن نے عین وقت پر اپنا آخری پیغام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھیجا اور اس خطۂ زمین میں بھیجا جسے وہ امّ القریٰ یعنی بستیوں کی ماں قرار دے چکا تھا اور اس زبان میں بھیجا جسے وہ ام الالسنہ یعنی زبانوں کی ماں کا درجہ دے چکا تھا۔ دنیا کی اصطلاحیں ابھی تک جغرافیائی حدود میں جکڑی ہوئی ہیں۔ وہ مذاہب کی تقسیم بھی جغرافیہ کو سامنے رکھ کر کرتی ہے۔ مشرقی مذاہب، مغربی مذاہب، یا اورنٹیل ریلیجن ویسٹرن ریلیجن دنیا کی اصطلاحیں ہیں اور ہنوز روزمرہ کے استعمال ہیں لیکن اسلام کے خدا نے ..۱۴ صدسال پہلے اعلان کیا کہ اب جو تعلیم دی جا رہی ہے اس کے مخاطب کافۃ للناس ہیں۔ بنی نوع انسان کو ایک ہتھیلی میں اٹھا لو اس طرح کہ کوئی انسان کالا یا گورا۔ زرد یا مٹیالا، عربی یا عجمی۔ اس ہتھیلی سے باہر نہ رہے۔ اسلام کا پیغام اس مجموعہ انسانیت کے لئے ہے۔ شروع سے مسلمانوں نے اس پیغام کو ایسا ہی وسیع سمجھا اور اسی نہج پر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی، وہ یونان اور مصر اور ایران اور چین تک اپنی نظریں دوڑانے لگے۔ عرب کے اردگرد کے بادشاہوں اور فرماں رواؤں کو تبلیغی خطوط تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی مہرِ خاص سے بھیجے جا چکے تھے۔ دنیا کو کچھ اندازہ نہ تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے لیکن آن کی آن میں وہ دین حقیقتاً اور عملاً عالمگیر بن کر دنیا پر چھا گیا۔ حضور علیہ السلام کے وقت کی ساری معلوم دنیا میں یہ دین پھیل گیا۔ کچھ خطہائے زمین بعد میں دریافت ہوئے۔ جب دنیا کا نقشہ بدلنے لگا تو کئی اور پرانے دینوں اور بعض معاشرتی فلسفوں کو خیال آیا کہ ہم بھی ساری دنیا کو مخاطب کریں لیکن ان میں سے کسی کو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ اپنے عمل سے دنیا کو قائل کر سکے کہ وہ واقعی دنیا کی مختلف قوموں اور نسلوں کو جمع کر سکتا ہے، دعوے تو دینوں نے خوب کئے لیکن ان کے دعوے ان کی نسلی اور قومی اور ملکی تعصبات سے پسپا ہو گئے۔

عالمگیر تعلیم

ایسی عالمگیر تعلیم میں جو کل بنی آدم کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں وقت پر اپنے کامل ترین بندے کے ذریعے بھیجی۔ کچھ اور خرابیاں بھی جمع ہو گئیں۔ اس کا عالمگیر ہونا روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ اسلام کے داعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس تمام قسم کے انسانی حالات اور مسائل اور مشکلات سے دوچار ہوئے۔ ان کی ذات میں ہر قسم کے انسان کے لئے ایک کشش پیدا ہو گئی۔ غریب بھی۔ امیر بھی۔ مزدور بھی۔ آقا بھی۔ تاجر بھی۔ عالم بھی۔ سپاہی بھی۔ افسر بھی۔ ماتحت بھی۔ غرض تمام قسم کے انسان کو آپ کے کامل اور مطہر نمونہ میں روشنی اور زندگی اور کامیابی کی واحد امید نظر آتی۔ آپ کی تعلیم افراط تفریط سے پاک۔ وسطی اور لچکدار تھی۔ اس میں انفرادی زندگی کی مہمات کو بھی حل کیا گیا تھا اور مدنی زندگی کے تقاضوں کو بھی، اس میں اللہ کے حقوق بھی بیان کر دئے گئے تھے اور بندوں کے آپس کے حقوق بھی، اس میں اس بات کا پورا لحاظ کیا گیا تھا کہ انسان جب متمدن ہو جاتا ہے تو اسے ایک نظام کی یعنی جبر اور دستور اور قانون کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہی نظام اگر بوسیدہ ہونے لگے اور ترقی کے بجائے ظلم اور تعدی کا ذریعہ یا بہانہ بننے لگے تو قانون کی حکومت اور نظام کی پابندیوں کے ہمراہ فرد اور گروہ یعنی چھوٹے سے چھوٹے گروہ کی حریت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

جماعت اور فرد کا خوبصورت امتزاج

اسلام نے جماعت اور فرد دونوں کا رول مقرر کیا ہے اور دونوں کا خوبصورت امتزاج پیش کیا ہے۔ اس امتزاج کی تصویر یا مثال بھی اسلامی نماز میں ملتی ہے۔ اسلامی نماز کا ایک حصہ باجماعت امام کی اقتداء میں پڑھا جاتا ہے اور ایک حصہ ہر نمازی الگ اپنے طور پر بلکہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔ اسی سپرٹ میں اسلام نے معاشرے کے لئے جبری اور طوعی دونوں قسم کی قربانیوں کا اصول سکھایا تاکہ انسانی معاشرہ امن میں ہی رہے اور اس پر ترقی کی کوئی راہ بھی بند نہ ہو۔ اسلام نے اپنا متن قرآن میں محفوظ کر دیا اور اس متن کی عملی تصویر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے اسوہ میں محفوظ کر دیا۔ اتمام نعمت اور تکمیلِ دین کا وعدہ حرف بحرف پورا کر دیا۔

اسلامی نظریہ کا تیسرا امتیاز

تیسرا امتیاز اسلامی نظریہ کا یہ ہے کہ دنیا میں مذہبی اور نظریاتی اختلاف کی وجہ سے جو منافرت اور مغائرت بلکہ تلخی اور جنگجوئی پیدا ہو جایا کرتی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مذہبی پیشواؤں اور بانیانِ مذاہب کے متعلق کوئی ایک نظریہ موجود نہیں جس نظریہ کے ماتحت ہر فرقہ اور مکتبِ خیال اپنی منفرد حیثیت بھی قائم رکھ سکے اور دوسروں کے متعلق معقول حد تک شریفانہ رواداری اور صداقت پسندی اور احترام کا طریق رکھ سکے۔ یہ اتنی سیدھی سادھی بات ہے کہ کسی کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ انگلستان میں میرے طالب علمی کے زمانہ کی بات ہے ایک مجلس میں گفتگو ہو رہی تھی میں نے کہا اور کئی انگریز دوست جو اسی مجلس میں تھے انہوں نے تائید کی کہ جب مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنے عقیدہ میں شامل کرتے ان کی عزت کرتے اور ان کے متعلق غیرت رکھتے ہیں تو عیسائی اسی قسم کے جذبات محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیوں نہیں رکھتے۔ کسی عام معقول پڑھے لکھے، تاریخ سے واقف عظیم الشان مذہبی رہنماؤں کے کارناموں اور ان کے کردار وغیرہ سے واقف انسان کے سامنے یہ سوال جائے تو وہ ہرگز یہ نہ کہے گا کہ مسیح علیہ السلام کی صداقت اور عظمت کردار کے دلائل تو خوب مضبوط ہیں لیکن نعوذ باللہ آنحضرتؐ کی صداقت اور عظمت کے دلائل ایسے مضبوط نہیں۔ ایک عام نظر میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو دلائل ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ سچائی کے لحاظ سے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے کے لحاظ سے مسلمان کی نظر میں تو ان میں کوئی فرق نہیں منصب اور مقام اور کام اور فضیلت کا فرق ضرور ہے لیکن ایک کو عقیدہ میں شامل کرنا اور دوسرے کو نہ کرنا، انصاف کی اور عقل کی رو سے بالکل غلط ہے۔ ایک پادری صاحب بھی موجود تھے حاضرین نے پوچھا (یہ کیمبرج کی بات ہے) کہ بتائیے اس کا کیا جواب ہے۔ یہ معمولی عقل اور انصاف کی بات ہے پھر دنیا میں مذہبی اور روحانی اتحاد کی بنیاد کی بھی ضرورت ہے۔ اوّل بنیاد تو یہی ہے کہ ہم مذہبی شخصیتوں میں صداقت کے لحاظ سے کوئی فرق نہ کریں اس پر پادری صاحب نے کہا ٹھیک ہے میں نے بھی اس پر غور کیا ہے۔ میں اپنے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ حضرت محمدؐ کو میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور انہیں مخلص اور سچا مانتا ہوں۔ اس پر بات ختم ہو جاتی لیکن میں نے کہا کہ پادری صاحب اسلام کا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اور دوسرے انبیاء کے متعلق اس کا آفیشل عقیدہ ہے وہ اسلام کی کتاب میں درج ہے اور سب مسلمان اسے مانتے ہیں لیکن آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ آپ کی ذات کے متعلق ہے۔ آپ کا عقیدہ عیسائی تعلیم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے کوئی آفیشل حیثیت حاصل نہ ہو۔ سو اسلام کا کمال یہ ہے کہ مسلمان کو کسی مذہبی کانفرنس میں جا کر اپنا سر نیچا نہیں کرنا پڑتا۔ دوسرے نمائندے تکلف سے اور بناوٹ سے اور موجود لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ وہ سب انبیاء کی عزت کرتے ہیں لیکن مسلمان جب ایسی بات کہتا ہے تو دل سے کہتا ہے۔ انسانی اتحاد میں۔ انسانی کلچر میں۔ بین الاقوامی مفاہمت میں اسلام کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے پیروؤں میں یہ بات پوری طرح راسخ کر دی کہ سب قوموں میں انبیاء خدا کی طرف سے ڈرانے والے، جگانے والے آئے۔ پھر سب کے بعد سب کو جمع کرنے کے لئے ایک رسولؐ آیا جس نے سب کی عزت قائم کی اور سب کی صداقت پر مہر کر دی۔ اسلام کے سوا باقی جو مذاہب یا عام فلسفیانہ قسم کے نظریات ہیں اور نئے نئے سوشل سسٹم تجویز ہو رہے ہیں وہ سب کے سب بعض کی تعریف اور بعض کی تنقیص کرتے ہیں یا اپنے نظریوں کے ماتحت مجبور ہیں اور یہی ان مذاہب اور نظریوں کی کمزوری ہے کیونکہ عقل اور انصاف اور انسانی اتحاد کا تقاضا ہے کہ جس طرح بھی ہو ہم انسانیت کے محسنوں اور خدمت گذاروں کو اپنے عقیدہ میں کچھ نہ کچھ جگہ ضرور دیں۔ پھر اسلام نے دنیا کے روحانی پیشواؤں کے متعلق ایک پورا نظریہ بیان کیا۔ اسلام نے کہا کہ شروع میں نسل انسانی ایک تھی۔ ایک مرکز سے اس کا نفوذ ہوا۔ اور ایک ہی تعلیم شروع میں دی گئی لیکن پھر نسلِ انسانی منتشر ہو گئی۔ غالباً حضرت نوح علیہ السلام کے بعد یہ انتشار شروع ہوا کیونکہ طوفانِ نوحؑ کا واقعہ دنیا کے ہر کلچر میں بطور نشان بیان کیا جاتا ہے۔ پھر تعلیموں کا اختلاف بھی ہوتا چلا گیا لیکن ظہورِ اسلام کے وقت تمام اختلافوں کو دور کر کے نسلِ انسانی کو ہمیشہ کے لئے متحد کرنے کا وقت آ گیا۔

اسلام کا ایک اور امتیاز

اسلام کا یہ بھی امتیاز ہے کہ اسلام نے اپنا عقیدہ یعنی اپنا کریڈ (Creed) مختصر سے مختصر الفاظ میں مرتب کیا۔ ہر گروہ کا کچھ کریڈ ہوتا ہے اور کریڈ کے لئے مناسب الفاظ تجویز کئے جاتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھا گیا کہ دنیا والے ہر روز ان الفاظ میں اصلاح کرتے رہتے ہیں لیکن اسلام کا کریڈ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہے۔ اس کریڈ جیسا سادہ اور جامع اور الفاظ کے لحاظ سے موزوں اور صحیح کریڈ ہو نہیں سکتا۔ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جگہ کسی اور نبی یا رسول کا نام رکھ دیں تو جملہ تو تب بھی صحیح ہو گا لیکن اگر اس جملہ کو کلمہ کے طور پر یعنی کل دنیا کا روحانی کریڈ بنا کر پیش کیا جائے تو انسانی علم اور انسانی فطرت اور انسانی تاریخ فوراً اسے رد کر دیں گے لیکن لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہنے سے ایک ہی جملہ میں تمام روحانی صداقتوں کا اقرار ہو جاتا ہے گویا تاریخ کی تمام عظیم روحانی شخصیتوں اور پیشواؤں کو اس سادہ سے کریڈ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک محمدؐ رسول اللہ کہہ دینے سے تمام صداقتوں کی صداقت کا اقرار ہو جاتا ہے۔ پس اسلام کا کلمہ ہی دنیا کو جمع کرنے والا ہے اسی لئے کسی اور رسول نے اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ ہی کسی قوم نے اپنے پیشوا کا کلمہ بنایا ہے یا بنانے کی کوشش کی ہے۔ کسی اور مذہبی روایت میں کلمہ کا ذکر تک نہیں۔ صرف اسلام ہی کا کلمہ ہے اور وہی کلمہ جامع اور فصیح اور بلیغ اور لفظی اور معنی لحاظ سے کامل ہے۔ یہ ایسی بات میں دیکھنے والوں کو خدا کا ہاتھ نظر آ سکتا ہے۔ آخر کلمہ تب ہی بن سکتا تھا اور بننا چاہیئے تھا جب دین کی تکمیل ہو جاتی۔ سو کلمہ کا شرف بھی اسلام کو حاصل ہوا۔

(باقی)

مسجد اقبال محلہ دارالنصر ربوہ

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمارے جیسے غریب محلہ کو ایک شاندار مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی مساعی کی رہین منت ہے۔ اس کے تمام اخراجات انہوں نے مختلف مقامات کا دورہ کر کے فراہم کئے اور ایک خطیر رقم اپنی گرہ سے بھی ادا فرمائی۔

مکرم ملک ولایت خان صاحب نے کمال کاوش اور محنت سے اپنی نگرانی میں اسکو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالےٰ ہر دو صاحبوں کو اعلےٰ سے اعلےٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مسجد کا سنگِ بنیاد کئی سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا۔ اس کے بعد جب یہ مسجد مکمل ہو گئی تو افتتاح کے طور پر حضرت امیر المومنین نے اہالیانِ محلہ کی درخواست پر ازراہِ کرم اس میں نماز ادا فرمائی۔

حضور نے مولوی صاحب کی ایک خواب کی بناء پر جس میں انہیں حضرت امیر المومنین کا نام محمد اقبال بتایا گیا تھا اس مسجد کا نام مسجد اقبال رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کے اقبال کو ترقی پر ترقی عطا فرمائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو مخلص نمازیوں سے ہمیشہ آباد رکھے اور جس طرح اس مسجد کا نام مسجد اقبال رکھا گیا ہے اس محلہ کے اہالیان بھی دینی اور دنیوی لحاظ سے ہمیشہ با اقبال رہیں۔

خاکسار محمد ابراہیم بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر۔ ربوہ

حضرت میاں عبدالرزاق صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ

مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب جمیل لاج ربوہ

(۲)

آپ کی اولاد

۱۹۱۷ء میں والدہ عبداللطیف کی وفات کے بعد اکثر احباب و رشتہ داروں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ نکاح ثانی کر لیں مگر آپ نے عزم صمیم سے اس پیشکش کو یہ کہتے ہوئے ٹھکرا دیا کہ دوسری شادی کی صورت میں میں اپنے بچوں کی صحیح خطوط پر تربیت نہ کر سکوں گا۔ چنانچہ آپ نے اللہ کے فضل سے اس عہد کو احسن طور پر نبھایا اور دیکھنے والوں کے لئے بلحاظ تقویٰ و توکل کا ایک بلند معیار قائم کر گئے۔ محترمہ والدہ عبداللطیف کی دینی حمیت و خلوص کا اکثر ذکر فرماتے۔

آپ کا ایک جوان لڑکا اور ایک لڑکی تو آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ہاں باقیات الصالحات کا ذکر ہم کر دیتے ہیں

(۱) کمانڈر عبداللطیف ایم ایس سی پی۔ ایچ ڈی ڈائریکٹر زرعی یونیورسٹی لائلپور۔

(۲) صاحبزادی فاطمہ بیگم (اہلیہ راقم الحروف) و مادر میجر منیر احمد شہید۔

(۳) صاحبزادی زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب ہاشمی مرحوم و مغفور

(۴) صاحبزادی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میجر محمد شاہ نواز خان صاحب ان کے علاوہ آپ نے اپنے پیچھے بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور آپ کی دعاؤں سے نیک و متدین ہیں۔

اخلاق و عادات

میاں صاحب مرحوم قرآن شریف کے عاشق تھے لمبی لمبی سورتیں زبانی یاد تھیں بڑی خوش الحانی سے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ قرآن شریف کو بڑی عزت دیتے تھے۔ نماز باجماعت کا بڑا اہتمام تھا۔ حتی الوسع مسجد میں نماز ادا کرتے صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تمام لغویات سے محترز و متنفر۔ کسی قسم کی علت نہ تھی۔ دوسروں کی اصلاح خصوصاً بچوں کی اصلاح کا خاص خیال فرماتے۔ حال ہی میں عزیز بھائی عبداللطیف اپنے دوستوں میں بیٹھے تھے۔ محفل گرم تھی کہ ایک قہقہہ لگا میاں صاحب نے آواز دی۔ عبداللطیف! عبداللطیف! ادھر گئے تو فرمایا جان پدر تمہاری مجلس میں قہقہے لگتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر بات میں اعتدال مدنظر رکھنا چاہیئے۔ زمانہ طالب علمی کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ عزیز عبداللطیف نے کہا کہ ابا جان قادیان کی بجائے مجھے یہیں کسی سکول میں داخل کرا دیں۔ اس پر فرمایا "یہ تو مجھے منظور ہے کہ تم بے علم رہو اور تعلیم چھوڑ دو لیکن یہ ہرگز منظور نہیں کہ تم تعلیم کے لئے قادیان پر کسی اور مقام کو ترجیح دو"۔ آپ قادیان میں بچوں کی تعلیم دلوانے کے زبردست حامی تھے اور کوشش کر کے اور بھی کئی ایک لڑکے قادیان بھجوائے۔

عزیز عبداللطیف سلمہ کی شادی

عزیز موصوف ایم ایس سی کر چکے تو مزید ترقی کے خیال سے جرمنی جانا چاہتے تھے۔ لیکن میاں صاحب کا خیال تھا کہ پہلے شادی ہو جائے تو بہتر ہے لہذا آپ نے دعا شروع کر دی چند دن بعد عزیز موصوف کو بلایا اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ جو گریڈ تمہیں وہاں سے آنے کے بعد ملے گا وہ یہیں مل جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خدا کے فضل سے اگلا گریڈ زراعتی کالج لائلپور میں ہی مل گیا۔

شادی کے متعلق حضرت مصلح الموعود کی خدمت میں پہلے ہی سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ حضور نے ازراہ کرم فرمایا "ہم نے عبداللطیف کے لئے ایک نہایت اچھا رشتہ تلاش کر لیا ہے۔ چنانچہ حضور نے حکیم غلام محمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے رشتہ کرا دیا اور شادی پر لڑکی کے ولی حضرت مرزا شریف احمد مقرر ہوئے۔ فالحمد للہ

میاں صاحب مرحوم چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ سبقت فرماتے۔ تحریک جدید یا جو بھی تحریک قادیان یا ربوہ سے وقتاً فوقتاً جاری ہوتی اس میں بڑے انشراح صدر سے لبیک کہتے اور چندہ دینے میں فرحت محسوس کرتے یہی حال ماشاء اللہ ان کی اولاد کا ہے۔ کہا کرتے "جو چندوں میں سست ہوتا ہے وہ کچا احمدی ہوتا ہے"

مکرم میاں صاحب "لیکچر سیالکوٹ" اور "لیکچر لاہور" دونوں میں شامل تھے۔ لیکچر سیالکوٹ کا اہتمام حضرت میر حسام الدین صاحب حکیم کے سپرد تھا۔ فخریہ فرماتے "میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیالکوٹ میں پہرہ دار بھی رہا ہوں اور حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب وکیل والد ماجد مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے میرے روبرو بیعت کی تھی نیز مخالفت کے پیش نظر رضاکاروں کا کافی انتظام تھا۔ لیکچر گہری توجہ سے سنا گیا اور بعد ازاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی تعداد میں لوگوں نے بیعت کی الحمد للہ۔

لیکچر لاہور سننے کے لئے میں والدہ عبداللطیف صاحب کو بھی ساتھ لے گیا تھا

الغرض حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تربیت، توجہ اور فیضان محبت نے مس خام کو کندن میں تبدیل کر دیا۔

میاں صاحب مرحوم کے دل میں احمدیت کی اشاعت کے لئے بڑی تڑپ تھی اسلام، حضرت صاحب کے لئے اور مبلغین اسلام کے لئے خاص دعائیں کیا کرتے تھے۔ الفضل خود بھی پڑھتے بچوں سے پڑھوا کر بھی سنتے اور غیر از جماعت لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتے۔ شب بیدار اور تہجد گذار عابد اور مرد مجاہد تھے۔

ایک دفعہ خاکسار کو اپنا ایک نہایت لطیف کشف سنایا کہ بڑا دلکش باغ ہے اور سامنے ایک نہایت پیاری انگوری بیل ہے ایک گچھا کہ بہت ہی پیارا لگتا ہے اسے توڑنے کا خیال دل میں گذرتا ہے۔ خیال کا آنا تھا کہ وہ خود بخود جھک کر میرے منہ کے پاس آجاتا ہے۔ سبحان اللہ

میں نے سمجھ لیا کہ اب آپ کی وفات قریب ہے اور جنت کی بشارت مل گئی ہے۔ فالحمد للہ

حضرت میاں جی کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے میں نے عرض کیا کہ کوئی خدمت بتلائیں۔ یا کوئی ایسی خواہش کا اظہار کریں کہ تعمیل میں میری سعادت ہے فرمایا "اب ضعف بصری و ضعف بدنی کی وجہ سے صرف دو نمازیں ظہر و عصر ہی مسجد میں ادا کر سکتا ہوں اور عاجز کی بڑی سے بڑی آرزو یہی ہے کہ پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا ہوں"۔ قادیان کے بزرگ اور مکرم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت لائلپور اسی بات پر شاہد ہیں کہ انہیں باجماعت نماز کا کتنا شوق و شغف تھا۔

اک اور پھول غنچہ لٹے خزاں ہوا
جب مٹ گیا تو زینت باغ جناں ہوا
پھونکی تھی روح جس میں مسیح زماں نے پھر
وہ مر کے کیا زندہ ہوا، جاوداں ہوا

تنویر

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

جن مخلصین کے متعلق دفتر ہذا کو بروقت اطلاع مل گئی تھی کہ انہوں نے اپنا سالم چندہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا فرما دیا ہے۔ ان کے اسماء پر مشتمل فہرست بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی گئی تھی ــــ جس پر حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے"

سو جملہ مخلصین کو مبارک ہو کہ انہوں نے بروقت چندہ ادا فرما کر دوہرا ثواب کمایا ہے۔

اس سلسلہ میں بعض احباب جلد بازی سے کام لیتے ہوئے شکایت کے خطوط ارسال فرماتے ہیں کہ ان کا نام اس فہرست میں جو الفضل میں شائع ہو رہی ہے دیکھنے میں نہیں آیا۔ سو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈیڑھ ہزار ناموں پر مشتمل فہرست بیک وقت الفضل میں شائع کر دینا ممکن نہیں۔ جملہ مخلصین کے نام انشاء اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر حسب گنجائش الفضل میں شائع ہو جائیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے بڑے بھائی سید امتیاز احمد شاہ کی چھوٹی لڑکی نادرہ نسرین بعارضہ خسرہ نمونیا میں مبتلا ہو کر ۲۵/۱/۶۸ کو راولپنڈی میں فوت ہو گئی۔ بچی کی نعش کو راولپنڈی سے ربوہ لا کر دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی مولوی فاضل نے پڑھائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

(سید شاہ میر احمد اشرف کارکن دفتر ضیافت)

"ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے بھجوائے۔"

درخواست دعا۔ عزیزم سید عبید اللہ صاحب امیر جماعت حلقہ چک جھمرہ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور کاروباری حالت سے بھی پریشان ہیں احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبدالرحمٰن شاہ محلہ ... غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید بابت سال ۱۹۶۶ء

ذیل میں ان مخلصین کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے وقف جدید کے سال ہم کے گرانقدر وعدے ارسال فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دے۔ اور ان کو اپنے انتہائی فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی	۱۲۰۰
" شریف احمد صاحب "	۱۰۰۰
ایم اے خورشید صاحب "	۱۰۰۰
ڈاکٹر محمد نثار اللہ صاحب "	۱۱۰۰
چوہدری شاہ نواز صاحب "	۱۲۵۰
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹی "	۱۰۶
بابو عنایت اللہ صاحب "	۱۱۰
شیخ محمود احمد صاحب "	۲۷۲
سید سخاوت شاہ صاحب "	۱۱۴
مولوی عبدالمجید صاحب "	۱۰۷
عبدالرحیم صاحب مدہوش "	۱۰۵ نقد
مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر "	۱۸۰
چوہدری غلام احمد صاحب "	۱۵۰
ملک مبارک احمد صاحب "	۱۱۰
میجر شمیم احمد صاحب "	۱۲۰
نعیم احمد خاں صاحب "	۱۱۵
نذیر احمد صاحب ڈار "	۱۵۵
شیخ اعجاز احمد صاحب "	۲۰۰
چوہدری صغیر احمد صاحب ضمیمہ "	۱۲۰ اول نصل
طاہر احمد صاحب ہاشمی "	۲۰۰
شیخ رحمت اللہ صاحب "	۲۱۰
ملک محمد لطیف صاحب "	۱۰۰
محمود احمد صاحب ٹھیکیدار "	۱۰۰
شیخ محمد صابن صاحب کھوکھی والے قبولہ "	۱۰۶۳
میرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر سرگودھا	۲۰۵
حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب "	۲۶۴
شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ "	۱۵۰
شیخ فضل الرحمن صاحب "	۱۱۵
شیخ عبدالرحمن صاحب آڑھتی "	۲۵۵
میاں عبدالسمیع صاحب نون وکیل "	۱۰۵
سید مبارک حسین صاحب "	۱۰۶
عبدالستار خاں صاحب وکیل	۱۰۲
میجر بشیر احمد صاحب پراچہ "	۱۰۵

چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت گجرات	۱۰۱۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب "	۱۰۰
میجر اعجاز ربانی صاحب "	۳۲۶
چوہدری صفدر علی صاحب ہانڈو ضلع لاہور	۱۰۰
شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ	۲۱۰
" محمد اقبال صاحب "	۲۱۰
منجانب والد مرحوم۔ بھائی صاحب مرحوم و بیگمات شیخ محمد حنیف صاحب	۱۸۰
سید قربان حسین شاہ صاحب سرکل آفیسر کوئٹہ	۱۱۲
شیخ عبدالاحد صاحب "	۱۳۷
محمود احمد صاحب سنوری "	۱۵۰
خلیفہ عبدالرحمن صاحب "	۱۲۶.۵۰
میجر سید مقبول احمد صاحب راولپنڈی	۱۰۱
مکرم خواص خاں صاحب پشاور	۱۰۱
میاں عبدالرحیم صاحب دہلوی سانگھڑ	۱۰۵
علی انور صاحب ابڑو بھکیب آباد	۳۰۰
عطاء اللہ صاحب ارائیں منڈو والہ	۱۰۰ ادا شدہ
حاجی عبدالرحمن صاحب رحمن آباد نواب شاہ	۱۳۱
اہلیہ صاحبہ اول (۱)	۱۳۱
اہلیہ صاحبہ دوم (۲)	۱۳۱
اہلیہ صاحبہ سوم (۳)	۱۳۱
چوہدری محمد علی رحمن آباد نواب شاہ	۱۳۰
رانا اسد اللہ خاں صاحب حیدر آباد	۱۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب بشیر آباد	۱۰۰
محمد ادریس صاحب "	۱۰۱
چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ	۱۲۵
چوہدری مقبول احمد صاحب معہ اہل و عیال "	۱۰۱
چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب معہ اہل و عیال "	۲۵

ضروری اعلان

بل ماہ جنوری ۱۹۶۶ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔

ان بلوں کی رقم ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیے

جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ فروری تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے

ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینجر)

۲۹ رمضان کو پیش ہونے والی فہرست کی ایک قسط

تحریک جدید سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مخلصین

مکرم محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت	ضلع سیالکوٹ	۶۶.۵۰
چوہدری اللہ رکھا صاحب مانگا	"	۱۵.۵۶
چوہدری محمد نواز صاحب "	"	۱۵.۵۶
چوہدری محمد صدیق "	"	۱۱.۶۷
اہلیہ صاحبہ بابو فضل الدین سیالکوٹ شہر		۲۴.۵۰
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اقبال صاحب "		۱۰.۵۰
سید حمید احمد شاہ صاحب "		۷۷.۰۰
چوہدری اللہ دتہ صاحب "		۲۸.۰۰
بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ	"	۲۳.۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب پٹواری موسے والہ	"	۱۰.۵۰
مولوی محمد عبداللہ صاحب نارووال	"	۱۶.۱۲
مبشر احمد صاحب طاہر پسرور	"	۱۰.۰۰
غلام فاطمہ صاحبہ "	"	۱۰.۰۰
امۃ السلام صاحبہ "	"	۱۰.۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ولد چوہدری سردار خان صاحب (وصیت ۹۲۲۸) قوم جٹ کاہلوں نے بمقام چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ سے مورخہ ۲۳/۲/۶ کو وصیت انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ ان کی سابقہ رہائش بمقام جاڑیاں ڈاک خانہ ظفر آباد ضلع حیدر آباد سندھ تھی۔ دفتر کو ان کی موجودہ رہائش کا مکمل ایڈریس ان کی وصیت کے بارے میں مطلوب ہے اس لئے اگر موصی مذکور اس اعلان کو خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو علم ہو تو ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ ماسٹر محمد اشرف صاحب ولد ماسٹر عبدالحمید صاحب چک نمبر ۶۹ دکھ گھسیٹ پور کا نکاح مسمات شمیم اختر بنت چوہدری علی محمد صاحب ٹنڈو کوٹ سندھ ایک ہزار حق مہر پر مولانا مولوی جلال الدین شمس صاحب نے مورخہ ۲۲/۱۲/۶۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ جماعت کے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو فریقین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔

ماسٹر عبدالحمید صاحب موضع چک نمبر ۶۹ دکھ، ضلع لائلپور

۲۔ عزیزم ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر ابن ماسٹر مولا بخش صاحب کا نکاح عزیزہ شاہدہ نصرت دختر مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب کے ساتھ بعوض ایک ہزار حق مہر مسجد احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ میں مورخہ ۲/۱/۶۶ کو صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے بعد نماز ظہر پڑھایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ (خاکسار: مختار احمد سٹور کیپر محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے خسر شیخ محمد سعید صاحب دل کی تکلیف سے بیمار ہیں اور گنگا رام ملٹری ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اگرچہ خطرناک حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے دور ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی آکسیجن اور گلوکوز مسلسل دی جا رہی ہے احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اخوند فیاض احمد)

۲۔ میری بچی عزیزہ فرخ طاہر عمر سوا سال چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (چوہدری افضل احمد پسر ماسٹر غلام محمد صاحب ننکانہ صاحب)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۰۸۱ :- میں محمد احمد خان

ولد نیاز احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن B ۱/۴۱ کمرشل ڈاک خانہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰.۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں طالب علم ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۰/- روپے ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔

العبد :- محمد احمد خان

گواہ شد :- عطا محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد :- مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ "

نمبر ۱۸۰۸۲ :- میں عزیزہ خورشید

زوجہ محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو ابھی تک خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میرا زیور کوئی نہیں۔ سلائی کی مشین موجودہ قیمت ۱۵۰/- روپے ہے۔ رسٹ واچ پچاس روپے جو موجودہ قیمت ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- عزیزہ خورشید۔ گواہ شد۔ محمود احمد

خاوند موصیہ - لاہور

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۸۰۸۳ :- میں مبارکہ بیگم

زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/o مکرم محمد اشرف صاحب انجینئرز میس پی اے ایف ڈرگ روڈ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :-

حق مہر ۲½ ہزار (۲۵۰۰) روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ گلو بند طلائی ایک عدد وزنی ہار ۳ تولہ سنگار پٹی ۲½ تولہ۔ انگوٹھیاں ۲ عدد ایک تولہ کانٹے ۳ جوڑیاں وزن ۳ تولے چوڑیاں ۲ عدد ۴ تولے کل وزن ۱۷½ تولہ قیمت ۲۱۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بہ علاوہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ :- مبارکہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- محمد اشرف خاوند موصیہ

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۸۰۸۴ میں مبارکہ شوکت زوجہ

چوہدری بشیر احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :-

حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند زیور طلائی ایک عدد انگوٹھی گلے کا ہار کانٹے کل وزن ۵ تولے مالیتی ۸۰۰/- روپے رہائش مکان واقعہ دار الصدر ربوہ رقبہ ۲ کنال مالیتی ۹۰۰۰/- روپے کل جائداد مشمولہ مہر مبلغ ۱۴۸۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ . . .

. . . .

. . . .

. . . . کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کوئی آمد ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ بھی حسب آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنا حصہ وصیت زندگی میں ادا نہ کر سکی اور نہ ہی میری وفات کے بعد میرے ورثاء ادا کریں تو میری یہ وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- مبارکہ شوکت

گواہ شد :- بشیر احمد ایگزیکٹو انجینئر ڈسٹرکٹ کونسل - لائل پور -

گواہ شد :- ظہور احمد آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

نمبر ۱۸۰۸۵ :- میں فاطمہ بیگم زوجہ

عبد اللہ خاں صاحب قوم جٹ ملکن پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ ۲ ہزار روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۱۲۵/- روپے ہے انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن نصف تولہ مالیتی ۶۰/- روپے مشین سلائی ۱۷۰/- روپے کل میزان ۳۵۵/- روپے اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ پس اس جائداد کے اور جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ :- فاطمہ بیگم۔

هو الشافی

اپریشن سے پہلے

ہماری مجرب ادویات استعمال کر دیکھیں جن کے ذریعہ بہت سے کیس بفضلہ تعالیٰ اپریشن کی تکلیف اٹھانے سے بچ گئے ہیں۔ اگر خدانخواستہ آرام نہ ہوا تو اپریشن کا موقعہ پھر بھی باقی ہے لیکن اپریشن کے بعد علاج کا موقعہ عموماً نہیں ہوتا

۱- پائیوریا (گوشت خورہ کیلئے) اینٹی پائیوریا ۔۔ ۱۰

۲- کیریز (دانتوں کے گھن) کیلئے اینٹی کیریز ۔۔ ۱۰

۳- دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور ڈ ۲ ۔۔ ۲

۴- گردے اور پتے کی پتھریوں اور اپنڈے سائٹس ۔۔ ۱۰

اور پیٹ کی ہر قسم کی درد کے لئے کالک کیور ۔۔ ۵

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

ولادت

میرے لڑکے مبارک احمد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے منور احمد رکھا ہے نومولود کرنل اوصاف علی خان C. I. E آف مالیر کوٹلہ کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر دے اور خادم سلسلہ ہو۔ آمین۔

(خاکسار شیخ عبد الحکیم احمدی شملوی)

گواہ شد :- عبد اللہ خان خاوند موصیہ

گواہ شد :- عبد القیوم سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی

نمبر ۱۸۰۸۶ :- میں عائشہ بی بی زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب

خالد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن پتوکی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰.۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے زیورات طلائی حسب ذیل ہیں۔ نتھ طلائی وزن ۱½ تولہ قیمت ۱۹۰/- ٹیکا بندی ایک عدد وزن ۲½ تولہ قیمت ۳۱۵/- روپے ہے۔ حق مہر بذمہ ۳۲ روپے ہے۔ میری وصیت کی خوشی میں میرے خاوند نے میرا حق مہر ۶۰۰/- روپے کر دیا ہے۔ میں اپنی کل جائداد حق مہر و زیورات مالیتی ۱۱۰۵/- کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت جو کہ آخری وصیت ہے ہر حال میں قائم رہے گی اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ الامۃ عائشہ زوجہ محمد شریف خالد احمدیہ منزل محلہ منڈی پتوکی ضلع لاہور۔ گواہ شد محمد شریف خالد خاوند موصیہ

گواہ شد :- ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ

ہماری جماعت کو تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

تجارت کے ذریعہ دنیا میں بہت اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جماعتی ترقی کے لئے چند ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا:-

"تیسری تحریک جو کچھ عرصہ سے میں جماعت کو کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کو اب تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے بارہا بتایا ہے کہ تجارت ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے دو نوجوان افریقہ گئے۔ ایک کو ہم نے کہا کہ تمہیں خرچ کے لئے ہم ۲۵ روپے ماہوار دیں گے۔ مگر دوسرے سے ہم نے کہا تمہارے اخراجات برداشت کرنے کی ہمیں توفیق نہیں۔ اس نے کہا توفیق کا کیا سوال ہے میں خود محنت مزدوری کر کے اپنے لئے روپیہ پیدا کروں گا سلسلہ پر کوئی بار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم نے کہا یہ تو بہت مبارک خیال ہے۔ اگر ایسے نوجوان ہمیں میسر آجائیں تو اور کیا چاہیئے چنانچہ وہ دونوں گئے اور انہوں نے پندرہ روپیہ چندہ ڈال کر تجارت شروع کی۔ اب ایک تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہی نوجوان جنہوں نے پندرہ روپے سے تجارت شروع کی تھی، اب تک ایک ہزار روپیہ تبلیغی اخراجات کے لئے چندہ دے چکے ہیں اور اپنا گزارہ بھی اتنی مدت سے عمدگی کے ساتھ کرتے آرہے ہیں اس کے علاوہ مقامی مشن کے ذمہ ان کا ۴۰ پونڈ کے قریب قرض بھی ہے جو انھوں نے اپنی تجارت کے نفع سے دیا۔ انہوں نے لکھا کہ ہم اس سے بھی زیادہ روپیہ کما لیتے مگر چونکہ گورنمنٹ نے مال کی درآمد و برآمد پر کئی قسم کی پابندیاں عاید کی ہوئی ہیں۔ اس لئے ہم زیادہ روپیہ کما نہیں سکے ورنہ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ اس ملک میں بعض نوجوان ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ کے ساتھ آئے اور اب وہ لاکھ لاکھ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے مالک ہیں۔ یہاں سے ایک نوجوان امریکہ بھاگ گیا تھا۔ وہ ذہین تو تھا مگر یہاں اسے دین سے کوئی انس نہیں تھا۔ غیر ملک میں جا کر اسے دین سے بھی انس پیدا ہو گیا اور اس نے روپیہ بھی کمانا شروع کر دیا۔ یہاں سے وہ جہاز میں چوری چھپے بیٹھ کر گیا تھا راستہ میں وہ پکڑا گیا تو اسے جہاز میں کوئلہ ڈالنے پر مقرر کر دیا گیا۔ اس طرح وہ امریکہ پہنچا۔ ایک پیسہ بھی اس کے پاس نہیں تھا مگر اب سال میں دو تین ہزار روپیہ بھیج دیتا ہے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے اس نے تحریک جدید کے امانت فنڈ میں تیس پینتیس ہزار روپیہ بھجوایا ہے اس کے علاوہ چھ سات ہزار روپیہ اس نے وصیت کا بھی بھیجا ہے حالانکہ یہاں سے وہ بغیر کسی پیسہ کے گیا تھا۔

غرض نوجوان اگر ہمت سے کام لیں تو غیر ممالک میں جا کر وہ ہزاروں روپیہ بڑی آسانی سے کما سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۶۲ء)

عوام کے مفاد کو جذبات پر قربان نہیں کیا جا سکتا

راولپنڈی - ۲ فروری۔ صدر ایوب نے اپنی نشری تقریر میں اعلان تاشقند پر بعض لوگوں کے جذبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا "دنیا بھر میں اعلان تاشقند کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اس اعلان سے جموں و کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے کی ایک پرامن صورت نکل آئی ہے۔ البتہ ہمارے ہاں بعض لوگ ایسے ہیں جو اس صورت کو ماننے کے لئے تیار نہیں شاید وہ اس مسئلے کا حل صرف جنگ کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک دفعہ جنگ ہو گئی تو پھر ہمیشہ ہی جنگ ہونی چاہیئے۔ صلح اور جنگ کے فیصلے جذبات کی گرمی میں نہیں عقل و دانش کی ٹھنڈک میں کرنے ہوتے ہیں عوام کے جذبات بہرحال قابل احترام ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ عوام کے دائمی مفاد کو ان وقتی جذبات پر قربان کر دیا جائے

چوہدری محمد اعظم صاحب کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی۔ تدفین میں ہزاروں احباب کی شرکت

ربوہ ۲ فروری۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ٹیچر اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم اشاعت مکرم جناب چوہدری محمد اعظم صاحب بی ایس سی، ایم ایڈ۔ کی نعش کل مورخہ یکم فروری ۱۹۶۶ء بروز سہ شنبہ نماز عصر کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم گزشتہ دو سال سے معدہ میں کینسر کی وجہ سے بیمار تھے۔ آپ نے طویل علالت کے بعد کل مورخہ یکم فروری کو علی الصبح چار بج کر ۲۰ منٹ پر ۳۵ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ آپ کی اندوہناک وفات کی اطلاع ملنے پر کل تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک تعزیتی اجلاس کے بعد آپ کی یاد میں ایک یوم کے لیے بند کر دیا گیا۔ جنازہ آپ کے مکان واقعہ محلہ دارالعلوم سے تین بجے سہ پہر اٹھایا گیا۔ اور اسے سکول کے طلبہ ممبران سٹاف اور دیگر کثیر التعداد احباب کے کندھوں پر پہلے احاطہ مسجد مبارک میں لا کر رکھا گیا۔ جہاں ربوہ کے ہزاروں احباب نے آخری بار آپ کا چہرہ دیکھا۔ چار بجے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اجازت سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ جس میں جنازہ کے ہمراہ آنے والے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔

محترم چوہدری محمد اعظم صاحب بہت نیک مخلص، محنتی اور فرض شناس کارکن اور خادم سلسلہ تھے۔ اور بہت صابر و شاکر واقع ہوئے تھے۔ خود اپنی طویل علالت کے علاوہ آپ کو اس مختصر سی عمر میں پے در پے متعدد صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ کے چھ بچے (چار لڑکے اور دو لڑکیاں) یکے بعد دیگرے نوعمری میں فوت ہوئے، آپ نے ان صدمات پر ہمیشہ ہی صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ آپ کا ایک فرزند جس کی عمر پونے دو سال ہے آپ کی واحد یادگار ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کے والد مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب سابق کارکن وکالت تبشیر آپ کے برادران، اہلیہ اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو نیز آپ کے اکلوتے فرزند کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اس کا خود متکفل ہو اور نیک عالم اور خادم دین بنائے آمین۔

پاکستان کشمیری حریت پسندوں کی حمایت جاری رکھے گا

اعلان تاشقند سے پاکستان کو تقویت ملی ہے (صدر ایوب)

راولپنڈی :- ۲ فروری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان، کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کی ہمیشہ تائید کرتا رہا ہے۔ اور اس وقت تک تائید کرتا رہے گا جب تک جموں و کشمیر کا مسئلہ عزت اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق حل نہیں ہو جاتا۔ صدر نے کل شام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ پاکستان نے اپنے کشمیری بھائیوں کے لئے جو قربانی دی ہے۔ اور جتنے خطرات کا مقابلہ کیا ہے اس کی نظیر تاریخ میں بہت کم ملے گی۔ انہوں نے کہا یہ ہرگز ممکن نہیں تھا کہ کشمیر کو بھارت میں مدغم کر لیا جاتا اور پاکستان محض اس لئے خاموشی سے اس چیز کو قبول کر لیتا کہ بھارت بہت بڑا ملک ہے اور اس کا لاؤلشکر بہت بڑا ہے۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں اعلان تاشقند کے متعلق بعض لوگوں کے شکوک و شبہات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اعلان تاشقند سے پہلے بھارت کے لیڈر یہ بیانات دیتے رہے ہیں کہ ہم جموں و کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت نہیں کریں گے!" انہوں نے بار بار یہ بھی کہا ہے کہ وہ ٹیتوال اور درہ حاجی پیر کے علاقے خالی نہیں کریں گے مگر اعلان تاشقند اس بات کا ثبوت ہے کہ جموں کشمیر کا مسئلہ ہی ساری بات چیت کا محور تھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴